70
سلسلہ منبر اللجنۃ العلمیۃ

التبیان
Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ تعالیٰ

بعنوان

قربانی کے احکام و مسائل

17 جولائی 2020ء 26 ذوالقعدہ 1441ھ

زیر اہتمام
التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

0308-6222418 0311-1701903

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قربانی کے احکام ومسائل

خطبہ جمعہ کے اہم عناصر:

❁ قربانی کی فضیلت ❁ قربانی کی حکمت ❁ قربانی کی فرضیت
❁ قربانی کرنے والے کے لیے شرائط ❁ قربانی کا جانور کیسا ہو؟ ❁ قربانی کے شرکا کی تعداد
❁ قربانی کرنے کے آداب ❁ قربانی کی کھالوں کا مصرف ❁ قربانی اور بعض دیگر ضروری مسائل

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴿ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الانعام:162)﴾

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو آزماتے ہوئے جب بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا مطالبہ کیا تو ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے رب کی اس حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنے بیٹے کی قربانی دینے کے لیے تیار ہوگئے، مگر اللہ نے اس کی جگہ ایک دنبہ کی قربانی کروادی۔ابراہیم علیہ السلام کی یہ ادا اللہ کو اس قدر پسند آئی کہ ان کی سنت کو جاری رکھنے کے لیے اللہ نے اس قربانی کو لوگوں پر فرض قرار دے دیا۔یہی وجہ ہے کہ جیسے ہی عید الاضحیٰ آتی ہے تو پوری امت مسلمہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں جانور قربان کرتے ہیں۔

چونکہ عید الاضحیٰ کی آمد آمد ہے، اس لیے ضروری ہے کہ اس کی آمد سے قبل ہی عید الاضحیٰ کے مسائل اور احکام جان لیں تا کہ عید اور قربانی میں کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

قربانی کی فضیلت

قربانی کرنے کی فضیلت میں کوئی بھی روایت درست نہیں، چنانچہ ابن العربی نے جامع الترمذی کی شرح ''عارضۃ الأحوذی'' میں لکھا ہے:

لیس فی فضل الأضحیة حدیث صحیح،وقد روی الناس فیها عجائب لم تصح ، منها قوله((إنها مطایاکم إلی الجنة))

”قربانی کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث نہیں،اورلوگوں نے اس کے بارے میں بڑی عجیب وغریب روایات بیان کی ہیں جوصحیح نہیں،ان میں سے ایک یہ ہے کہ”یہ جنت کی طرف تمہاری سواریاں ہیں“۔

عارضة الأحوذی ۲۲۸/۶

قربانی کی حکمت

دین اسلام کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے،بعض کی حکمتیں ہماری شریعت بیان کردیتی ہے اوربعض کی مخفی رکھی جاتی ہیں،مگراس کا مقصد یہ قطعاً نہیں ہوتا کہ وہ امورحکمت سے خالی ہیں۔قربانی کی بھی بعض حکمتیں ہوسکتی ہیں،ہم ان میں چند آپ کے گوش گزار کرتے ہیں:

① تقرب الٰہی:

قربانی دیگرعبادتوں کی طرح ایک عبادت ہے جوصرف اورصرف اللہ کےتقرب کے حصول کے لیے کی جاتی ہے،جیسا کہ رب تعالیٰ کاارشاد ہے:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الانعام:162)

آپ کہہ دیجئے کہ یقیناً میری نماز،میری قربانی اور میرا جینا اورمرنا صرف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہاں کا مالک ہے۔

② سنت ابراہیمی:

شاید قربانی کی ایک حکمت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بے مثال قربانی کے جذبے سے پیش کردہ سنتِ عظیمہ کا احیا ہوجنھوں نے اطاعت وفرمانبرداری کا بے مثال نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنے لختِ جگر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کوذبح کرنے کے لیے تیار کرلیا۔

③ آل واولاد پرکشادگی:

قربانی کی ایک حکمت اپنے اہل وعیال پرخرچ بھی ہوسکتی ہے۔

④ غریبوں مسکینوں کے ساتھ ہمدردی:

قربانی کی ایک حکمت گوشت کے ذریعے غریبوں اور مسکینوں کے مابین فرحت وشادمانی کو عام کرنا بھی

ہوسکتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ قربانی کا گوشت سارے پاس رکھنے سے منع کیا گیا ہےاور غریبوں اور مسکینوں کا دینے کاحکم دیا گیا ہے۔

۵ شکرِالٰہی:

قربانی کاایک مقصداللہ تعالیٰ کاشکر یہ ادا کرنا بھی ہے کہ جس مالک نے بڑے بڑے جانوروں کو ہمارے لیےسہل الحصول بنانے کے ساتھ ساتھ پاک وطیب بنایا جس سے زندگی کی ساری آسائشیں برآتی ہیں، چنانچہ رب تعالیٰ کاارشاد ہے:

فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (الحج:37)

اس میں سے کھاؤاور مسکین سوال سے رُکنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ،اسی طرح ہم نے چوپاؤں کوتمہارے ماتحت کردیا ہے کہ تم شکرگزاری کرو۔

قربانی کی فرضیت

زیادہ تر علماکےنزدیک قربانی سنت مؤکدہ ہے،مگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ دیگربعض عبادات کی طرح قربانی بھی صاحب استطاعت پرفرض ہیں،اس کے چنددلائل پیش خدمت ہیں:

پہلی دلیل:

ارشادربانی ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (الکوثر:2)

اپنے رب کے لیےنماز پڑھ اورقربانی کر۔

دوسری دلیل:

جندب بن سفیان البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُضْحِيَةً ذَاتَ يَوْمٍ، فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ :مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ

''ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دن قربانی کی،کیادیکھا کہ کچھ لوگوں نے اپنی قربانیاں نماز(عید) سے پہلے ذبح کرلی ہیں، نبی ﷺ نے جب دیکھا کہ وہ نماز سے پہلے ہی ذبح کرچکے ہیں توفرمایا:جس نے نماز سے پہلے (قربانی)ذبح کرلی ہے تووہ اس کی جگہ اور (جانور)ذبح کرے،اورجس نے ذبح نہیں کیاحتیٰ کہ ہم نے نماز پڑھ لی تووہ اللہ کے نام پر ذبح کرے''۔

صحیح البخاری:5500،صحیح مسلم:1960

❁ قربانی صاحب استطاعت پرفرض ہے،اور صاحب استطاعت سے مراد یہ نہیں کہ وہ صاحب نصاب زکوٰۃ ہو۔خواہ صاحب نصاب زکوٰۃ نہ بھی ہو؛لیکن اگرقربانی کی طاقت رکھتا ہےتواس پرقربانی فرض ہے۔اگرقربانی فرض نہ ہوتی توجوبعض لوگ نمازِعید سے پہلےقربانی کر چکے تھےانہیں دوبارہ قربانی کرنے کاحکم رسول اللہ ﷺ نے کیوں دیا؟اس حدیث سےقربانی کی فرضیت واضح طور پرسمجھ آجاتی ہے۔

تیسری دلیل:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ، وَلَمْ يُضَحِّ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا

جس کے پاس استطاعت ہواورپھرقربانی نہ دے وہ ہمارے عیدگاہ کےقریب تک نہ آئے۔

سنن ابن ماجه:3123،قال الالبانی:حسن

قربانی کرنے والے کے لیےشرائط

پہلی شرط:

قربانی کرنے والے کاصحیح العقیدہ مسلمان ومتبعِ کتاب وسنت ہونااورشرک،کفروبدعات سے پاک ہونا ضروری ہےاورجس کاعقیدہ خراب ہو،اس کاکوئی عمل قابلِ قبول نہیں ہے۔قرآن،حدیث اوراجماع کومدِ نظررکھتے ہوئے ہروقت اپنے ایمان وعمل کاخاص خیال رکھیں۔

دوسری شرط:

قربانی کرنے والے کے لیےضروری ہے کہ ذوالحجہ کاچاند دیکھ کراپنےجسم سے بال اور چمڑاوغیرہ کچھ نہ اتارے،چنانچہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بےشک نبی ﷺ نےفرمایا:

إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ، وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ

وَأَظْفَارِهِ -وفي لفظ له: إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ، وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعَرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئًا

’’جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو، اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے‘‘۔

۞ اور ایک روایت میں ہے:

’’جب (ذوالحجہ کا پہلا) عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بالوں اور اپنے چمڑے میں سے کچھ نہ کاٹے‘‘۔

صحیح مسلم:1977

قربانی کا جانور کیسا ہو؟

① جانور بھیمۃ الانعام میں سے ہو:

وہ قربانی بھیمۃ الانعام میں سے ہو جو کہ اونٹ، گائے، بھیڑ بکری، نر مادہ ہیں۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ (الانعام:34)

اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تا کہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ تعالی کا نام لیں۔

۞ اور بھیمۃ الانعام سے مراد اونٹ گائے بھیڑ بکری ہیں عرب کے ہاں بھی یہی معروف ہے اور امام حسن ،قتادہ وغیرہ نے بھی یہی کہا ہے۔

② جانور شرعی محدود عمر کو پہنچتا ہو:

اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری میں نر و مادہ: کل آٹھ قسم کے جانور ہیں جن سے قربانی کرنا ہوتی ہے، شرط یہ ہے کہ وہ جانور دودانتا ہو، صرف بھیڑ کی جنس سے جذعہ کی اجازت ہے وہ بھی صرف مشکل کی صورت میں۔ جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا:

لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً، إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ، فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ ذبح کرو، مگر دودانتا؛ اِلّا یہ کہ تم پر مشکل بن جائے تو بھیڑ سے

جذعہ(ایک سال کا)ذبح کرو‘‘۔

❁مسنہ کا معنیٰ:

مسنہ کا معنیٰ دودانتایا اس سے اوپر کا جانور ہے،جیسا کہ اس بارے میں امام شوکانی نے نیل الأوطار میں اہل علم کا قول نقل فرمایا ہے:

دیکھئے:نیل الأوطار، کتاب المناسک، باب السن الذی یجزئ فی الأضحیۃ وما لا یجزئ۔

❁ جذعہ کا مفہوم:

بھیڑ کی جنس سے جذعہ کا راجح معنیٰ ’’ایک سال کا‘‘ ہے، امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں فرمایا ہے:

والجذع من الضأن ما له سنة تامة هذا هو الأصح عند أصحابنا وهو الأشهر عند أهل اللغة وغيرهم

’’بھیڑ سے جذعہ وہ ہے جو پورے ایک سال کا ہو، ہمارے اَصحاب کے ہاں یہی صحیح ہے، اور یہی اہل لغت وغیرہ کے نزدیک زیادہ مشہور ہے‘‘۔

③ جانور پانچ عیوب سے پاک ہو:

قربانی کے جانور میں پانچ عیوب میں سے کوئی عیب اگر موجود ہو تو وہ جانور ذبح نہیں کرنا چاہیئے، وہ عیب جانور خریدتے وقت ہو، یا بعد میں پیدا ہوجائے؛ حتیٰ کہ جانور کو گراتے وقت بھی اس میں کوئی عیب پایا گیا تو اسے ذبح کرنا جائز نہیں۔ وہ کل پانچ عیب ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

① کان کٹا، کان چرا، کان میں سوراخ والا

② واضح کانا

③ واضح لنگڑا

④ واضح بیمار

⑤ لاغر جس کے اندر مخ (روغن) نہ رہا ہو

مسند احمد میں ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ، وَأَنْ لَا نُضَحِّيَ بِعَوْرَاءَ، وَلَا مُقَابَلَةٍ، وَلَا مُدَابَرَةٍ، وَلَا شَرْقَاءَ، وَلَا خَرْقَاءَ

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (قربانی کے جانور کے) کان اور آنکھ کو خوب غور سے دیکھنے کا حکم دیا

(کہ ان میں کوئی نقص نہ ہو)،اور یہ کہ کانا،کان اگلی جانب سے کترا ہوا،کان پچھلی جانب سے کترا ہوا،کان چرا اور کان میں سوراخ والا جانور قربانی نہ کریں“۔

مسند أحمد:12۔419(1275)قال الارنوط:اسنادہ حسن لغیرہ

۞اور ابوداود میں ہے،سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ : الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا، وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا، وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تَنْقَى

”قربانیوں میں چار جانور جائز نہیں: کانا، جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ بیمار، جس کی بیماری ظاہر ہو۔ لنگڑا، جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ اور بالکل رہا ہوا، جس میں مخ باقی نہ رہی ہو“۔

سنن أبي داود:2802،قال الالبانی:صحیح

④ جانور کا اپنی ملکیت میں ہونا:

وہ جانور قربانی کرنے والی کی ملکیت ہو یا پھر شریعت یا مالک کی جانب سے اجازت ملی ہو۔
لھذا جو جانور ملکیت میں نہ ہو اس کی قربانی صحیح نہیں،مثلاً غصب یا چوری کردہ جانور اور اسی طرح باطل اور غلط دعوے سے لیا گیا جانور، کیونکہ اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی کے ساتھ اس کا تقرب حاصل نہیں ہوسکتا۔

⑤ وقت کے اندر اندر قربانی کرنا:

قربانی کو شرعی محدود شرعی وقت کے اندر اندر ذبح کیا جائے، اور یہ وقت دس ذی الحجہ کو نماز عید کے بعد سے شروع ہو کر ایام تشریق کے آخری دن سورج غروب ہونے تک باقی رہتا ہے، ایام تشریق کا آخری دن ذی الحجہ کی تیرہ تاریخ بنتا ہے، تو اس طرح ذبح کرنے کے چار دن ہیں۔

قربانی کے شرکاء

① ھدی میں شرکت:

”ھدی“ کی صورت میں گائے اور اونٹ میں سات سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔ جابر رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ، كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ

”تو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم ہر اونٹ اور گائے کی قربانی میں سات سات آدمی شریک ہوں“۔

صحیح مسلم:1213

۞ اس حدیث مبارکہ کا تعلق حج پر کی جانے والی قربانی کے ساتھ ہے۔

② اضحیہ میں شرکت:

حج وعمرہ کرنے والوں کے علاوہ جو لوگ قربانی کرتے ہیں اِسے اضحیۃ کہا جاتا ہے، اس صورت میں اونٹ کے اندر دس (10) شریک ہو سکتے ہیں اور گائے میں ھدی کی طرح سات ہی شریک ہو سکتے ہیں، چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الأَضْحَى فَاشْتَرَكْنَا فِي البَقَرَةِ سَبْعَةً، وَفِي البَعِيرِ عَشَرَةً

ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، تو عید الاضحیٰ آ گئی، تو ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس شریک ہوئے“۔

جامع الترمذی:1501

۞ اور سنن ترمذی میں ہے، عطاء بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوبَ الأَنْصَارِيَّ: كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، فَيَأْكُلُونَ وَيُطْعِمُونَ حَتَّى تَبَاهَى النَّاسُ، فَصَارَتْ كَمَا تَرَى

”میں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں قربانیاں کیسے ہوتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا: آدمی اپنی اور اور اپنے گھر والوں کی طرف سے بکری قربانی کرتا تھا تو وہ (خود) کھاتے اور (دوسروں کو بھی) کھلاتے، حتیٰ کہ لوگ ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے تو اب اس طرح ہو گیا ہے جیسے آپ دیکھ رہے ہیں“۔

جامع الترمذی:1505

قربانی کرنے کے آداب

① قربانی کا وقت ابتداء:

قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے، جو آدمی نماز عید سے پہلے قربانی کرے اس کی قربانی نہیں ہوتی، چنانچہ جندب بن سفیان البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُضْحِيَةً ذَاتَ يَوْمٍ، فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ

”ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دن قربانی کی، کیا دیکھا کہ کچھ لوگوں نے اپنی قربانیاں نماز (عید) سے پہلے ذبح کر لی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ وہ نماز سے پہلے ہی ذبح کر چکے ہیں تو فرمایا: جس نے نماز سے پہلے (قربانی) ذبح کر لی ہے تو وہ اس کی جگہ اور (جانور) ذبح کرے، اور جس نے ذبح نہیں کیا حتی کہ ہم نے نماز پڑھ لی تو وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے“۔

صحیح البخاری:5500، صحیح مسلم:1960

۞ نماز عید سے پہلے ذبح کیا جانے والا جانور عام ذبح کئے جانے والے جانوروں کی طرح ہے، اس کا گوشت کھایا جا سکتا ہے، لیکن قربانی نہیں ہوتی، براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ضَحَّى خَالٌ لِي، يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ، قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ المَعَزِ، قَالَ: اذْبَحْهَا، وَلَنْ تَصْلُحَ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ المُسْلِمِينَ

میرے ماموں ابوبردہ نے نماز (عید) سے پہلے قربانی کر لی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تیری بکری گوشت کی بکری ہے۔ تو اس نے کہا: یا رسول اللہ! بے شک میرے پاس بکری کا، سال کا ایک پٹھورا ہے! آپ نے فرمایا: تو اُسے ذبح کر لے، اور تیرے علاوہ کسی اور کے لئے ہرگز درست نہیں ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو وہ اپنی ذات کے لئے ذبح کرتا ہے اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا تو اس کی قربانی پوری ہوگئی اور وہ مسلمانوں کے طریقے کو پہنچا“۔

صحیح البخاری:5556

② پہلے دن کی قربانی افضل:

قربانی چار دنوں میں کی جا سکتی ہے، مگر پہلے دن کی قربانی افضل ہے؛ کیونکہ پہلا دن ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں شامل ہے، اور ان میں جو عمل کیا جائے اس کی فضیلت باقی دنوں میں سے زیادہ ہے، دیکھئے:

صحیح البخاری:969

③ رضائے الٰہی کا حصول:

قربانی کا جانور ذبح کرنا ایک عبادت ہے اور عبادت کے لئے نیت کا ہونا ضروری ہے۔ اس جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اس کی نیت کرنا ضروری ہے، وہ بھی ضروری ہے، وہ بھی خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہونا چاہیے۔ جیسا کہ رسول اللہ کا ارشاد ہے:

إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر انسان کو وہی کچھ ملے جس کی اس نے نیت کی۔"

صحیح البخاری:1

④ چھری اچھی طرح تیز کرنا:

ذبح کرنے کے چھری کو اچھی طرح تیز کیا جائے اور اسے قربانی کے جانور سے چھپا کر رکھا جائے، چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِّ الشِّفَارِ، وَأَنْ تُوَارَى عَنِ الْبَهَائِمِ وَقَالَ: إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ، فَلْيُجْهِزْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جانور ذبح کرنے سے قبل) چھری تیز کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ چھری کو جانور سے چھپایا جائے اور جب ذبح کرنا ہو تو جلدی جلدی ذبح کیا جائے۔

سنن ابن ماجہ:3172

⑤ قبلہ رو ہو کر جانور ذبح کرنا:

مسنون اور مستحب یہ ہے کہ جانور ذبح کرتے ہوئے قبلہ رو ہوا جائے، چنانچہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ يَوْمَ الْعِيدِ كَبْشَيْنِ، ثُمَّ قَالَ حِينَ وَجَّهَهُمَا: «إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ

رسول اللہ ﷺ نے عید کے روز دو مینڈھے ذبح کئے۔ دونوں کو ذبح کرتے وقت قبلہ رخ کر کے یہ آیت پڑھی میں نے اپنا رخ اس ہستی کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں ہرگز مشرکوں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز اور میری قربانی میرا جینا اور مرنا صرف اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا ہوں۔ (مذکورہ آیت تلاوت کرنے کے بعد آپ ﷺ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے) یا اللہ! یہ جانور تو نے ہی دیا تھا اور تیرے ہی نام پر میں نے اسے قربان کیا ہے۔ محمد (ﷺ) اور ان کی امت کی طرف سے۔

صحیح ابن خزیمة: 2899، قال الاعظمی: اسنادہ صحیح

٦ جانور کو لٹانے کی کیفیت:

جانور ذبح کرتے وقت جانور کو بائیں پہلو پر لٹالیا جائے، پھر اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھا جائے۔ اس کے بعد بائیں ہاتھ سے اس کی گردن پکڑ کر دائیں ہاتھ سے چھری چلادی جائے۔ حدیث میں اس کچھ وضاحت ہے، چنانچہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ، وَسَمَّى وَكَبَّرَ، وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا

نبی کریم ﷺ نے دو چتکبرے سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی کی، آپ ﷺ نے ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، اور ذبح کرتے وقت بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھا، اور ان کے پہلو پر اپنا قدم مبارک رکھا۔

صحیح مسلم: 1966

امام نووی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

چھری ذبیحہ کے سامنے تیز نہ کی جائے اور نہ ہی ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح کیا جائے اور نہ کسی جانور کو گھسیٹ کر ذبح کرنے کی جگہ پر لے جایا جائے۔

(شرح نووی، ص: ١٠٧، ج ١٣)

٧ قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا:

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى

صِفَاحِهِمَا، يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ، فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ

''نبی ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی، تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے پاؤں ان کے اوپر (ان کی گردن کی جانب) رکھے ہوئے ہیں، آپ بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ رہے ہیں، اس طرح آپ نے دونوں مینڈھے اپنے ہاتھ سے ذبح کیے''۔

صحیح البخاری:5558

❀ ذبح کرنے کے بعد جانور کی گردن مروڑ کر اس کا منکا نہ توڑا جائے اور نہ ہی چھری کی نوک کو گردن کی ہڈی میں موجود حرام مغز میں مارا جائے، ایسا کرنے پر جانور حلال کرنے کا مقصد پورا نہیں ہوتا، بلکہ اس کا خون باہر نکلنے کے بجائے اندر ہی رک جاتا ہے جو صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔

⑧ قربانی میں کسی کا تعاون لینا:

قربانی پر آپ کس کو اپنا وکیل بن بنا سکتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر سو اونٹ نحر کیے، جن میں سے 63 اپنے ہاتھ سے نحر کیے اور باقی علی رضی اللہ عنہ نے نحر کیے۔

دیکھیے: سنن ابن ماجہ:3074

⑨ اونٹ کو ذبح کے بجائے نحر کرنا:

جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ تو معروف ہے، لیکن اونٹ کو ذبح کی بجائے نحر کرنا مسنون ہے، جس کا طریقہ عام لوگوں کو معلوم نہیں اور وہ باقی جانوروں کی طرح اونٹ کو بھی ذبح ہی کرتے ہیں، نحر کس طرح کرنا ہے؟ زیاد بن جبیر فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ ایک آدمی کے پاس آئے جو اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا تھا، انہوں نے فرمایا: اس کو اٹھاؤ، اور کھڑا کر کے، بایاں گھٹنا باندھ کر محمد ﷺ کی سنت کے مطابق اسے نحر کرو''۔

صحیح البخاری:1627، صحیح مسلم:1320

⑩ ذبح یا نحر کرتے وقت دعا پڑھنا:

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى

صِفَاحِهِمَا، يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ، فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ

”نبی ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی ،تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے پاؤں ان کے اوپر (ان کی گردن کی جانب) رکھے ہوئے ہیں، آپ بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ رہے ہیں، اس طرح آپ نے دونوں مینڈھے اپنے ہاتھ سے ذبح کئے“۔

صحیح البخاری:5558

۞ اور مسلم کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

ويقول :باسم الله والله أكبر

”اور آپ ﷺ ”بسم اللہ واللہ اکبر“ کہتے تھے“۔

صحیح البخاری:5558، صحیح مسلم:1966

⑪ عورت کا جانور ذبح کرنا:

نافع سے روایت ہے کہ اس نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو سنا، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بتا رہے تھے کہ:

أَنَّ أَبَاهُ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ، فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: لاَ تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ - أَوْ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ -فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ بَعَثَ إِلَيْهِ - فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا

”میرے والد نے مجھے بتایا کہ ان کی ایک باندی سلع (پہاڑ) کی طرف بکریاں چراتی تھی، اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کو دیکھا کہ مرنے والی ہے، چنانچہ اس نے ایک پتھر توڑ کر اسے ذبح کر دیا۔کعب بن مالک نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ (اسے) نہ کھانا حتیٰ کہ میں نبی ﷺ کے پاس جا کر آپ سے پوچھ لوں یا کسی کو آپ کے پاس بھیج دوں جو آپ سے پوچھے۔تو وہ خود نبی ﷺ کے پاس گئے یا کسی کو آپ کے پاس بھیجا تو نبی ﷺ نے اس بکری کے کھانے کا حکم دیا“۔

صحیح البخاری:5501

قربانی کی کھالوں کا مسئلہ

جو حکم اور مصرف قربانی کے گوشت کا ہے وہی کھالوں کا ہے، لہٰذا کھال خود بھی استعمال کر سکتا ہے، اور سوال

کرنے والے یا سوال سے بچنے والے کو بھی دے سکتا ہے۔عید قربان پر کھالوں کے ذریعے ضرورت مندلوگوں کی معاونت کرنے کا بہترین موقعہ ہوتا ہے،لہٰذا آپ یہ کھالیں اپنے عزیز و اقارب کو بھی دے سکتے ہیں،دینی مدارس کو دے سکتے ہیں،دینی اداروں کو دے سکتے ہیں جو اسے حاجت مند لوگوں پر خرچ کرتے ہوں،سورۃ التوبۃ(آیت:٦٠) میں صدقہ کے آٹھ مصارف ذکر ہیں انہیں بھی کھالیں دے سکتے ہیں۔

(قصاب کو قربانی کے جانور سے کوئی چیز بطور اجرت دینا جائز نہیں،چنانچہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ، وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا، لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلاَلَهَا، وَلاَ يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا شَيْئًا

''مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ کے ''ھدیٰ''(قربانی) کے اونٹوں کی نگرانی کروں،اوران کے گوشت،چمڑے اور جھول صدقہ کردوں،اوران میں قصاب کو کوئی اجرت نہ دوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:ہم(اجرت)اُسے اپنے پاس سے دیں گے''۔

صحیح البخاری:1717،صحیح مسلم:1317

قربانی سے متعلق بعض دیگر مسائل اوران کی وضاحت

① خصی جانور کی قربانی:

جانور کا خصی ہونا قربانی کے جانور کے عیوب میں شامل نہیں؛لہٰذا اگر جانور خصی ہو تو اس کی قربانی درست ہے۔چنانچہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ، اشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ، سَمِينَيْنِ، أَقْرَنَيْنِ، أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوءَيْنِ، فَذَبَحَ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ، لِمَنْ شَهِدَ لِلَّهِ، بِالتَّوْحِيدِ، وَشَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ، وَذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ، وَعَنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو بڑے،موٹے سینگ دار،چتکبرے،خصی کئے ہوئے مینڈھے خریدتے،ان میں سے ایک اپنی امت کے ان لوگوں کی طرف سے ذبح فرماتے،جو اللہ کی توحید اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں،اور دوسرا محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ذبح فرماتے۔

سنن ابن ماجه:3122،قال الالبانی:صحیح

۲ بھینس کی قربانی:

بھینس کی قربانی قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔

۳ قربانی کے کتنے دن؟

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول بیان فرمایا ہے:

كُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ

''تشریق کے سارے دن ذبح کے ہیں''۔

مسند أحمد:27۔316(16751)،قال الارنوط:حديث صحيح لغيره

یوم النحر یا یوم الاضحیٰ (10 ذی الحجہ) کے بعد تین دن: 11، 12، 13 ایام تشریق ہیں، جن کا تذکرہ اس آیت میں ہے:

وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ(البقرة:203)

''اور اللہ کو چند گنے ہوئے دنوں میں یاد کرو''۔

ان ایام معدودات (چند گنے ہوئے دنوں) سے مراد ایام تشریق ہیں۔

۴ میت کی طرف سے قربانی کا عدمِ ثبوت:

خاص میت کی طرف سے قربانی کرنے کا کوئی صحیح ثبوت موجود نہیں، بعض اہل علم اس کے ثبوت میں مندرجہ ذیل حدیث پیش کرتے ہیں کیونکہ اس میں امت کا لفظ آیا ہے اور امت کے کئی لوگ فوت بھی ہو چکے تھے:

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ، وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ، فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ، فَقَالَ لَهَا :يَا عَائِشَةُ، هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ، ثُمَّ قَالَ : اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ، فَفَعَلَتْ : ثُمَّ أَخَذَهَا، وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ، ثُمَّ ذَبَحَهُ، ثُمَّ قَالَ :بِاسْمِ اللهِ، اللهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ، وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ ضَحَّى بِهِ

''عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سینگوں والا ایسا مینڈھا لایا جائے جس کے پاؤں، پیٹ اور آنکھیں سیاہ ہوں، سو وہ آپ کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ سے فرمایا: اے عائشہ چھری لاؤ۔ پھر فرمایا: اسے پتھر پر تیز کرو۔ تو انہوں نے

ایسا کیا، پھر آپ نے چھری پکڑی اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا، پھر اُسے ذبح کیا، پھر کہا: اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! محمد، آلِ محمد اور امت محمد سے قبول فرما۔ پھر آپ نے اسے قربان کیا"۔

صحیح مسلم:1967

❁ اگر غور کیا جائے تو اس حدیث میں مطلق قبولیت کے لئے دعا ہے کہ یا اللہ! امت محمد سے بھی قبول فرما، یہ نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے کہا ہو کہ اس ایک جانور کو ہی سب کی طرف سے قبول فرما۔

❁ دوسری روایت یہ پیش کی جاتی ہے:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِكَبْشٍ أَقْرَنَ، وَقَالَ : هَذَا عَنِّي، وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي

"ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والا ایک مینڈھا قربانی کیا اور کہا: یہ میری طرف سے ہے اور میری امت میں سے اس کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی"۔

مسند أحمد ۸/۳۔ وھو فی الترمذی من حدیث جابر (۱۵۲۱)۔

❁ شیخنا المکرم حافظ عبدالمنان محدث نور پوری رحمہ اللہ جابر والی روایت کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مگر یہ لفظ پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتے۔ پھر "عمن لم یضح من اُمتی" سے خاص فوت شدہ اکیلے مراد نہیں، فوت شدہ اور زندہ ملے جلے مراد ہیں۔ خاص منفرد اکیلی میت کی طرف سے قربانی کرنے کی کوئی صحیح مرفوع حدیث ابھی تک مجھے معلوم نہیں"۔

مقالات نور پوری:248

۵ گوشت کی تقسیم:

اللہ تعالی نے فرمایا:

فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ(الحج:28)

"پس ان میں سے کھاؤ اور تنگ دست محتاج کو کھلاؤ"۔

❁ اور فرمایا:

فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ(الحج:36)

"تو ان میں سے کھاؤ اور قناعت کرنے والے اور سوال کرنے والے کو بھی کھلاؤ"۔

۞ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فكلوا وادخروا وتصدقوا

''پس کھاؤ، ذخیرہ کرو اور صدقہ کرو''۔

صحیح مسلم: 1971

قربانی کا گوشت اگر سب صدقہ کردے تو درست ہے ، سارا رکھ لینا درست نہیں؛ صدقہ کرنا بہرحال ضروری ہے ۔ اگر گوشت کے تین حصے کرلیتا ہے تو بھی درست ہے لیکن برابر حصے کرنا ضروری نہیں، کبھی حاجت مند زیادہ ہوسکتے ہیں خود تھوڑا رکھ لے، وعلیٰ ھذا القیاس۔ لیکن سارا ہی گھر میں نہ رکھ لے۔

⑥ جو شخص قربانی کی استطاعت نہ رکھے، وہ کیا کرے؟

ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا:

أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا أُضْحِيَّةً أُنْثَى أَفَأُضَحِّي بِهَا

اگر مجھے صرف مادہ جانور (دودھ دینے والا) قربانی کے لئے ملے تو کیا میں اس کی قربانی کرلوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا ، وَلَكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ، فَتِلْكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

نہیں، لیکن تم ناخن اور بال کاٹ لو، مونچھیں تراش لو اور شرمگاہ کے بال مونڈ لو تو اللہ کے ہاں یہ تمھاری پوری قربانی ہے۔

سنن ابی داود: 2789، قال زبیر علیزئی: اسنادہ حسن

۞ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص قربانی کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو، وہ اگر یکم ذوالحجہ سے لے کر نمازِ عید تک بال نہ کٹوائے اور ناخن نہ تراشے تو اسے پوری قربانی کا ثواب ملتا ہے۔ سبحان اللہ

⑦ قصائی کو اجرت میں کھال یا گوشت دینا:

قصائی کو اجرت میں کھال یا گوشت دینا جائز نہیں جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ، وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا، لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلاَلَهَا، وَلاَ يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا شَيْئًا

''مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں آپ کے ''ھدی'' (قربانی) کے اونٹوں کی نگرانی

کروں، اوران کے گوشت، چمڑے اور جھول صدقہ کردوں، اوران میں قصاب کو کوئی اجرت نہ دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم (اجرت) اُسے اپنے پاس سے دیں گے"۔

صحیح البخاری:1717، صحیح مسلم:1317

۞ شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قربانی کے گوشت سے قصائی کو مزدوری دینا جائز نہیں ہے۔لیکن اگر قصائی غریب اور مسکین ہو تو اس کو صدقہ دیا جاسکتا ہے۔اور اگر مالدار ہے تو ہدیہ دیا جاسکتا ہے۔

(الشرح الممتع ۷/۴۷۳)

❀❀❀❀

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

03086222418

03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:

03111701903

03036604440

03086222416